بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمی وتحقیقی سلسلہ

قربانی کا گوشت تولے بغیر تقسیم کرنے کی تحقیق

محدثین وفقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں
قربانی کے مشترکہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد شرکاء کے گوشت کو وزن کیے بغیر
اندازہ کے ساتھ، یا باہمی رضامندی سے کمی وبیشی کے ساتھ تقسیم کرنے کی تحقیق
تقسیم کے بیع یا افراز ہونے اور ہبۂ مشاع کے جواز وعدمِ جواز کی بحث
جواز وعدمِ جواز کے پہلوؤں اور جواز وگنجائش کی صورتوں پر کلام

مؤلف
مفتی محمد رضوان خان

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

www.idaraghufran.org

(جملہ حقوق بحق ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب: قربانی کا گوشت تولے بغیر تقسیم کرنے کی تحقیق

مصنف: مفتی محمد رضوان خان

طباعتِ اوّل:

صفحات:

ملنے کا پتہ

کتب خانہ ادارہ غفران چاہ سلطان گلی نمبر 17 راولپنڈی پاکستان

فون 051-5507270 فیکس 051-5780728

www.idaraghufran.org

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
4	**تمہید** (من جانبِ مؤلف)
5	**قربانی کا گوشت تولے بغیر تقسیم کرنے کی تحقیق**
//	عندالحنفیۃ شرکاء کا تولے بغیر گوشت تقسیم کرنے کا حکم
6	اندازہ سے یا کمی زیادتی کے ساتھ تقسیم کے جواز کی صورت
8	اس سلسلہ میں غیر حنفی فقہائے کرام کے اقوال
13	علامہ انور شاہ کشمیری کی رائے
14	وزن کیے بغیر گوشت کو تقسیم کرنے کی حدیث
16	مشاع چیز کے افراز سے پہلے ہبہ کا حکم
//	اس سلسلہ میں علامہ انور شاہ کشمیری کی رائے
17	**خلاصہ**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

(من جانبِ مؤلف)

فقہ حنفی کے مشہور قول کے مطابق اگر جانور میں ایک سے زیادہ افراد بطورِ ملکیت شریک ہوں، اور جانور کو ذبح کر کے اس کے گوشت کو تقسیم کرنا چاہیں، تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اپنے حصہ کا گوشت، ٹھیک ٹھیک وزن کر کے تقسیم کریں، اندازہ سے یا اپنے حصہ سے کم و بیش مقدار میں تقسیم کرنا جائز نہیں، بلکہ ربا میں داخل ہے، البتہ اگر کلیجی، دل، گردہ وغیرہ کے ٹکڑے کر کے مختلف حصوں میں رکھ دیا جائے، تو پھر تولے بغیر اندازہ سے اور اسی طرح باہمی رضامندی سے کمی بیشی کے ساتھ تقسیم کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

قربانی کے بڑے جانور میں ایک سے زیادہ افراد کے شریک ہونے کی صورت میں ہر موقع پر وزن کرنا یا کلیجی وغیرہ کے ٹکڑے کر کے ہر حصہ میں رکھنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

جبکہ بعض علاقوں میں وزن کرنے کا بالکل رواج نہیں، وزن کرنے کو وہاں معیوب سمجھا جاتا ہے، وہاں وزن کیے بغیر جواز کے فتوے پر عمل کی ضرورت محسوس ہوئی۔

ایک اہلِ علم نے بندہ کو اس مسئلہ میں غور و فکر کر کے گنجائش کی صورت موجود ہو، تو اس کی تحقیق کرنے کی طرف متوجہ کیا، جس کے نتیجہ میں آنے والا مضمون تحریر کیا گیا۔

فقط

محمد رضوان

24/ ذوالحجہ/ 1437ھ 27/ ستمبر/ 2016ء بروز منگل

ادارہ غفران، راولپنڈی

قربانی کا گوشت تولے بغیر تقسیم کرنے کی تحقیق

حنفیہ کی کتب میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ قربانی کے بڑے جانور یعنی اونٹ، یا گائے میں اگر ایک سے زیادہ افراد شریک ہوں، تو ان کو باہم اپنے اپنے حصہ کے گوشت کو صحیح صحیح وزن کر کے تقسیم کرنا ضروری ہے، اور اندازہ یا باہمی رضامندی سے کمی زیادتی کے ساتھ تقسیم کرنا جائز نہیں۔

بعض اوقات اس طرح وزن کر کے تقسیم کرنے میں مشکل پیش آتی ہے، جبکہ بعض اوقات تولنے کا انتظام نہیں ہوتا، اور بہت سے علاقوں میں تولے بغیر اندازہ سے تقسیم کرنے کا رواج ہے، اور وہاں تول کر تقسیم کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے، اس لئے بعض اہلِ علم حضرات کی خواہش پر اس مسئلہ کی تحقیق کی گئی، جو ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

عندالحنفیۃ شرکاء کا تولے بغیر گوشت تقسیم کرنے کا حکم

حنفیہ کے نزدیک شرکاء کا قربانی کے گوشت کو تولے بغیر تقسیم کرنا اس لئے ناجائز ہے کہ اس گوشت میں تمام شرکاء کا حصہ مشترک ہے، اور اب اس کی تقسیم کے وقت حنفیہ کے نزدیک اس کا حکم مبادلہ اور بیع کا ہے، یعنی تقسیم میں ہر شخص اپنے حصہ کو دوسرے کے حصہ کے مقابلہ میں فروخت کرتا ہے، اور جب دونوں طرف ایک جنس کا ایسا مال ہو، جو اموالِ ربویہ میں سے ہے، جیسا کہ گوشت، تو کمی بیشی کے ساتھ لین دین جائز نہیں ہوتا، بلکہ ربا میں داخل ہوتا ہے، اور وزن کیے بغیر اندازہ کے ساتھ تقسیم کرنے میں کمی بیشی کا امکان پایا جاتا ہے، جس میں ربا کا امکان ہے۔

اور اگر فریقین باہمی رضامندی سے کمی بیشی کے ساتھ تقسیم کریں، اور ایک دوسرے کو اپنا حصہ چھوڑنے، یا دینے پر دلی اعتبار سے راضی ہوں، تو بھی جائز نہیں۔

کیونکہ ایک تو اموالِ ربویہ کو باہمی رضامندی کے ساتھ بھی اس طرح خرید وفروخت کرنا جائز

نہیں ہوتا، اور دوسرے اس میں ہبہ کے معنیٰ پائے جاتے ہیں، اور جو چیز تقسیم کا احتمال رکھتی ہو، اس میں مشاع کا ہبہ صحیح نہیں ہوا کرتا، بلکہ اس میں افراز ضروری ہوا کرتا ہے، جو مذکورہ صورت میں پایا نہیں جاتا۔ [1]

اندازہ سے یا کمی زیادتی کے ساتھ تقسیم کے جواز کی صورت

لیکن اگر سری، یا پائے، یا کلیجی کے ٹکڑے کر کے ہر حصہ میں ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا جائے، تو پھر وزن کئے بغیر اندازہ سے اور کمی بیشی کے ساتھ تقسیم کرنا جائز ہو جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں مذکورہ اشیاء کے شامل ہونے سے جنس تبدیل ہو جاتی ہے، اور کمی وبیشی کے ساتھ تقسیم (جو کہ عندالحنفیہ بحکمِ بیع ہے) جائز ہو جاتی ہے۔

---

[1] قال (هشام) :وسألت أبا يوسف -رحمه الله -عن البقرة إذا ذبحها سبعة فى الأضحية أيقتسمون لحمها جزافا أو وزنا؟ قال :بل وزنا، قال :قلت فإن اقتسموها مجازفة وحلل بعضهم بعضا؟ قال :أكره ذلك.
قال :قلت فما تقول فى رجل باع درهما بدرهم فرجح أحدهما فحلل صاحبه الرجحان؟ قال :هذا جائز؛ لأنه لا يقسم معناه أنه هبة المشاع فيما لا يحتمل القسمة وهو الدرهم الصحيح، أما عدم جواز القسمة مجازفة فلأن فيها معنى التمليك، واللحم من الأموال الربوية فلا يجوز تمليكه مجازفة كسائر الأموال الربوية وأما عدم جواز التحليل فلأن الربوى لا يحتمل الحل بالتحليل ولأنه فى معنى الهبة، وهبة المشاع فيما يحتمل القسمة لا تصح بخلاف ما إذا رجح الوزن(بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع، ج۵، ص۷۶، كتاب التضحية، فصل فى أنواع كيفية الوجوب)
سبعة ضحوا بقرة و اقتسموا لحمها وزنا جاز لأن بيع اللحم باللحم وزنا مثلا بمثل جائز فكذلك القسمة فإن اقتسموا اللحم جزافا لا يجوز اعتبارا بالبيع و لو أنهم اقتسموا لحمها جزافا و حلل كل واحد منهم لأصحابه الفضل لا يجوز بخلاف ما إذا باع درهما بدرهم و تربح أحد الدرهمين مقدار ما لا يدخل تحت الوزن فحلل صاحبه الآخر فإنه يجوز ذلك *و الفرق أن تحليل الفضل هبة و فى مسئلة اللحم هبة المشاع فيما يحتمل القسمة و هو اللحم فلم يجز و فى مسئلة الدرهم ,الدرهم الواحد لا يحتمل القسمة فجازت الهبة و لو اقتسموا اللحم الجزور المشترك فى الأضحية جزافا و فى نصيب كل واحد منهم شىء مما لا يوزن كالرجل و الرأس و نحو ذلك لا بأس به إذا حلل بعضهم بعضا *و قال أبو يوسف رحمه الله تعالى أكره ذلك *و قال أبو على الدقاق رحمه الله تعالى إذا أخذ كل واحد منهم كراعا و قطعة لحم و أخذ الرأس و قطعة لحم و أخذ بعضهم الكل من اللحم إن سبع اللحم أو أقل لم يجز و إن أصابه أكثر حتى تكون الزيادة بإزاء الرجل و الرأس جاز إذا كانوا سبعة(فتاوى قاضى خان، ج۳، ص۲۱۰، كتاب الأضحية)

www.idaraghufran.org

اور اگر قربانی کے جانور کے یہ شرکاء ایسے افراد ہوں کہ جو مثلاً ایک ہی گھر کے افراد ہوں، اور ان کا کھانا پینا ایک ساتھ یعنی مشترک ہو، ان کو بھی وزن کر کے تقسیم کرنا ضروری نہیں ہوتا، کیونکہ یہاں تقسیم مقصود ہی نہیں۔ [1]

---

[1] ويقسم اللحم وزنا لا جزافا إلا إذا ضم معه الأكارع أو الجلد) صرفا للجنس لخلاف جنسه(الدر المختار)

(قوله ويقسم اللحم) انظر هل هذه القسمة متعينة أو لا، حتى لو اشترى لنفسه ولزوجته وأولاده الكبار بدنة ولم يقسموها تجزيهم أو لا، والظاهر أنها لا تشترط لأن المقصود منها الإراقة وقد حصلت .وفي فتاوى الخلاصة والفيض :تعليق القسمة على إرادتهم، وهو يؤيد ما سبق غير أنه إذا كان فيهم فقير والباقي أغنياء يتعين عليه أخذ نصيبه ليتصدق به اهـ ط .وحاصله أن المراد بيان شرط القسمة إن فعلت لا أنها شرط، لكن في استثنائه الفقير نظر إذ لا يتعين عليه التصدق كما يأتي، نعم الناذر يتعين عليه فافهم (قوله لا جزافا) لأن القسمة فيها معنى المبادلة، ولو حلل بعضهم بعضا قال في البدائع :أما عدم جواز القسمة مجازفة فلأن فيها معنى التمليك واللحم من أموال الربا فلا يجوز تمليكه مجازفة.

وأما عدم جواز التحليل فلأن الربا لا يحتمل الحل بالتحليل، ولأنه في معنى الهبة وهبة المشاع فيما يحتمل القسمة لا تصح اهـ وبه ظهر أن عدم الجواز بمعنى أنه لا يصح ولا يحل لفساد المبادلة خلافا لما بحثه في الشرنبلالية من أنه فيه بمعنى لا يصح ولا حرمة فيه (قوله إلا إذا ضم معه إلخ) بأن يكون مع أحدهما بعض اللحم مع الأكارع ومع الآخر البعض مع البعض مع الجلد عناية(رد المحتار على الدر المختار، ج۶،ص۳۱۸،كتاب الأضحية)

(ويقسم اللحم) بينهم (وزنا) لأنه موزون عرفا (لا جزافا) إذ لا يتحقق التساوي ويدخل فيه شائبة الربا .(إلا إذا ضم معه من أكارعه أو جلده) ليكون في كل جانب شيء من اللحم وشيء من الأكارع ، أو يكون في كل جانب لحم وأكارع، وفي آخر لحم وجلد .وإنما يجوز إذا كان ذلك صرفا لكل جنس إلى خلافه(شرح النقاية، ج۴،ص۲۴۳، كتاب الأضحية)

سبعة ضحوا بقرة، وأرادوا أن يقسموا اللحم بينهم؛ إن اقتسموها، وزنا يجوز؛ لأن القيمة فيها معنى السبع على هذا الوجه يجوز، وإن اقتسموها جزافا إن جعلوا مع اللحم شيئا من السقط نحو الرأس، والأكارع يجوز، وإن لم يجعلوا لا يجوز؛ لأن البيع على هذا الوجه لا يجوز، فإن .....مع هذا، وحللوا الفضل بعضهم لبعض لم يجز(المحيط البرهاني في الفقه النعماني،ج۶،ص۱۱۰، كتاب الأضحية،الفصل الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا)

(ويقسم لحمها) أي إذا جاز على الشركة فيقسم اللحم (وزنا) بين الشركاء ؛ لأنه موزون (لا جزافا) لأن في القسمة معنى التمليك فلا يجوز جزافا عند وجود الجنس والوزن ولا يجوز التحليل؛ لأنه في معنى الهبة وهبة المشاع فيما يقسم لا تجوز (إلا إذا خلط) وضم (به) أي باللحم (من أكارعه أو جلده) أي يكون في كل جانب شيء من اللحم ومن الأكارع أو يكون في كل جانب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

یہ بات ملحوظ رہے کہ وزن کیے بغیر اور رضامندی سے کمی زیادتی کے ساتھ تقسیم کے ناجائز ہونے کا مسئلہ ان حضرات کے نزدیک ہے، جو اس طرح کی تقسیم کو بیع قرار دیتے ہیں، اور قابلِ تقسیم چیز کے ہبہ میں مشاع ہونے کو ممنوع سمجھتے ہیں، جیسا کہ حنفیہ۔ [1]

اس سلسلہ میں غیر حنفی فقہائے کرام کے اقوال

اور جو فقہائے کرام تقسیم کو افرازِ محض قرار دیتے ہیں، یا گوشت میں ربا پائے جانے کے قائل

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

شیء من اللحم وبعض الجلد أو یکون فی جانب لحم وأکارع وفی آخر لحم وجلد فحینئذ یجوز صرفا للجنس إلی خلاف الجنس کما فی الدرر(مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر، ج۲،ص۵۱۸،کتاب الأضحیة)

[1] صفة القسمة :تتردد صفة القسمة عند الفقهاء بین وصفین :الإفراز أو التمییز، والبیع أو المبادلة.

فقال الحنفیة :تشتمل القسمة مطلقا (فی المثلیات أو القیمیات) علی وصفین :هما الإفراز :وهو أخذ عین حقه، والمبادلة :وهو أخذ عوض حقه .والسبب فی اشتمالها علی معنی المبادلة :أن ما یأخذه کل شریک، بعضه کان له، وبعضه کان لصاحبه، فهو یأخذه عوضا عما یبقی من حقه فی حصة صاحبه، فتکون القسمة مبادلة من وجه، وإفرازا من وجه.

والإفراز :هو الظاهر الغالب فی المثلیات، أی المکیلات والموزونات وما فی حکمها :وهی الذرعیات والعددیات المتقاربة کالجوز والبیض، لعدم التفاوت بین أجزائها، حتی کان لأحد الشریکین أن یأخذ نصیبه حال غیبة صاحبه.

والمبادلة :هی الظاهر الغالب فی غیر المثلیات أی القیمیات کالحیوانات والدور وأصناف العروض التجاریة، للتفاوت بین أفرادها، حتی لا یکون لأحد الشریکین أخذ نصیبه عند غیبة صاحبه إلا أنه إذا کانت الأشیاء المشترکة متحدة الجنس، جازت القسمة الجبریة، أی یجبر القاضی علی القسمة عند طلب أحد الشرکاء ؛ لأن فیها معنی الإفراز، ویصح الجبر فی المبادلة، کما هو المقرر فی حالة بیع ملک المدین، لوفاء دینه.

وإن کانت الأشیاء المشترکة أجناسا مختلفة، لم تجز القسمة الجبریة، فلا یجبر القاضی علی القسمة، لتعذر المعادلة .وتجوز القسمة الرضائیة حینئذ؛ لأن الحق للشرکاء...............

وفائدة الخلاف :أنها إذا لم تکن بیعا، جازت قسمة الثمار خرصا، والمکیل وزنا، والموزون کیلا، والتفرق قبل القبض فیما یعتبر فیه القبض فی البیع، وإن قلنا :هی بیع، انعکست هذه الأحکام (الفقه الاسلامی وادلتہ للزحیلی، ج۶،ص۴۷۳۴ الیٰ ۳۶۳۶، ملخصاً،القسم الرابع،الباب الثانی،الفصل السادس،النوع الأول، المبحث الأول)

نہیں، یاہبۂ مشاع کو ناجائز قرار نہیں دیتے، جیسا کہ بعض شافعیہ وحنابلہ اور مالکیہ تو، ان کے نزدیک وزن کئے بغیر باہمی رضامندی سے اندازہ کے ساتھ تقسیم کرنا اور ایک کا دوسرے کو اپنے حصہ میں سے کچھ اضافی دینا بھی جائز ہے۔

جبکہ بعض حضرات تقسیم کو بیع قرار دینے کے باوجود بھی، ضرورت واباحت وغیرہ کے باعث گوشت کو تولے بغیر تقسیم کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔ [1]

---

[1] عرف الحنفية القسمة بأنها :جمع نصيب شائع في معين، وعرفها ابن عرفة بأنها :تصيير مشاع من مملوك مالكين معينا ولو باختصاص تصرف فيه بقرعة أو تراض.

وهي عند الشافعية والحنابلة :تمييز بعض الحصص وإفرازها.

واعتبرها بعض الفقهاء بيعا .يقول ابن قدامة :القسمة إفراز حق وتمييز أحد النصيبين من الآخر، وليست بيعا، وهذا أحد قولي الشافعي .وقال في الآخر :هي بيع، وحكي عن أبي عبد الله بن بطة: لأنه يبدل نصيبه من أحد السهمين بنصيب صاحبه من السهم الآخر، وهذا حقيقة البيع

وعلى ذلك بعض المالكية .قال ابن عبد البر :القسمة بيع من البيوع .وهو قول مالك في المدونة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۹،ص۷،مادة " البيع")

القسمة :اختلف الرأي فيها بحسب النظر إليها هل هي بيع كما قال الحنفية أم هي تمييز حقوق كما يرى الشافعية والحنابلة وهو مفاد مذهب المالكية(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۰،ص۹۰،مادة "خيار الشرط")

كما أن تراضي المتقاسمين على توزيع الأنصباء بينهم بكيفية ما يمكن أن يتم بدون أن يستعينوا بقرعة، بل دون تعديل أو تقويم أصلا ما دام المحل ليس ربويا، بل وإن كان ربويا بناء على أن القسمة محض تمييز حقوق ، بل عند المالكية وبناء على أنها بيع إذا دخلا على التفاضل البين كفدان فاكهة في نظير فدانين، لخروجها حينئذ من باب البيع المبني على المهارة التجارية ومحاولة الغلب من كلا الجانبين إلى باب المنيحة والتطول(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۳،ص۲۳۷،ماده،قسمة)

واختلف العلماء في القسمة هل هي بيع من البيوع أو تمييز حق؟ ولأصحابنا مسائل تقتضي كلا القولين ونحن ننبه عليها عند ذكرها إن شاء الله تعالى.

وقد قال مالك في المدونة إن القسمة بيع من البيوع، ووجه ذلك أن كل واحد من المتقاسمين يبيع حصته مما خرج عنه بحصة شريكه مما صار إليه؛ لأنه ملك حصة صاحبه من الجزء الذي صار إليه بحصته من الجزء الذي أخذه صاحبه وهذه معاوضة ومبايعة محضة، ووجه قولنا إنها تمييز حق :أنه غير موقوف على اختيار المتقاسمين بل قد يجوز فيه المخاطرة بالقرعة وذلك ينافي البيع فثبت أنها تمييز حق(المنتقى شرح الموطإ،لسليمان بن خلف القرطبي،ج٦،ص۴۹،القضاء في قسم الأموال)

www.idaraghufran.org

چنانچہ علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ ''المغنی'' میں فرماتے ہیں کہ:

''شرکاء کو مشترک گوشت کا تقسیم کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ تقسیم کرنا حق کا افراز ہے، بیع نہیں ہے''۔ انتھٰی۔ [1]

مزید فرماتے ہیں کہ:

''شرکاء کے لئے گوشت کی تقسیم کرنا جائز ہے اور امام شافعی کے بعض اصحاب نے اس سے منع کیا ہے، اس وجہ سے کہ یہ تقسیم کرنا بیع ہے اور قربانی کے گوشت کی بیع جائز نہیں۔

اور ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی میں شرکت کا حکم فرمایا ہے، باوجودیکہ قربانی کی سنت، گوشت کا کھانا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گوشت کو تقسیم کرنا جائز ہے، کیونکہ تقسیم کئے بغیر شرکاء کے لیے قربانی کا گوشت کھانا ممکن نہیں، اور ہمیں یہ بات تسلیم نہیں کہ گوشت کا تقسیم کرنا بیع ہے، بلکہ وہ حق کا افراز ہے''۔ انتھٰی۔ [2]

اور علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

''گوشت کی شرکاء کے درمیان تقسیم، افراز ہے، بیع نہیں ہے، اور مسلمانوں میں گائے اور اونٹ وغیرہ کی قربانی کرتے وقت اس کا گوشت آپس میں تولے بغیر تقسیم کرنا رائج ہے، اور اسی طریقہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی

---

[1] ویجوز أن یقتسموا اللحم؛ لأن القسمة إفراز حق، ولیست بیعا(المغنی لابن قدامة، ج۳، ص ۴۷۴، فصل الاشتراک فی الهدی)

[2] فصل :ویجوز للمشترکین قسمة اللحم، ومنع منه أصحاب الشافعی فی وجه، بناء علی أن القسمة بیع، وبیع لحم الهدی والأضحیة غیر جائز .ولنا، أن أمر النبی -صلی الله علیه وسلم -بالاشتراک، مع أن سنة الهدی والأضحیة الأکل منها، دلیل علی تجویز القسمة، إذ لا یتمکن واحد منهم من الأکل إلا بالقسمة، وکذلک الصدقة والهدیة، ولا نسلم أن القسمة بیع، بل هی إفراز حق، علی ما ذکرناه فی باب القسمة(المغنی لابن قدامة، ج۹، ص ۴۵۸، کتاب الأضاحی)

www.idaraghufran.org

مسلمانوں کا عمل تھا“۔ انتہی۔ [1]

شافعیہ کے نزدیک بھی راجح یہ ہے کہ قربانی کے شرکاء کی طرف سے گوشت کی تقسیم جائز ہے، اوران کے نزدیک زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ گوشت کی تقسیم، بیع کے بجائے، افراز ہے، اگرچہ شافعیہ کا ایک قول اس کے بیع ہونے کا بھی ہے۔ [2]

---

[1] أما قسمة اللحم بالقيمة فالصحيح أنه يجوز؛ فإن القسمة إفراز بين الأنصباء ؛ ليست بيعا على الصحيح .وهكذا كان النبى صلى الله عليه وسلم يقاسم أهل خيبر خرصا فيخرص عبد الله بن رواحة ما على النخل فيقسمه بين المسلمين واليهود ولا يجوز بيع الرطب خرصا وكذلك كان المسلمون ينحرون الجزر ويقسمونها بينهم بلا ميزان كانوا يفعلون ذلك على عهد النبى صلى الله عليه وسلم(مجموع الفتاوى،لا بن تيمية،ج۳۵،ص ۴۱۹،باب القسمة ،سئل عن قسمة اللحم بلا ميزان؟)

[2] ولهم قسمة اللحم إذ هى إفراز(تحفة الحبيب على شرح الخطيب،لسليمان بن محمد بن عمر البجيرمى الشافعى،ج۵،ص ۲۴۰،كتاب الصيد والذبائح)

وقد يستدل به لجواز قسمة اللحم المشترك ونحوه من الأشياء الرطبة كالعنب وفى هذا خلاف لأصحابنا معروف قالوا إن قلنا بأحد القولين أن القسمة تمييز حق ليست ببيع جاز وإن قلنا بيع فوجهان أصحهما لا يجوز للجهل بتماثله فى حال الكمال فيؤدى إلى الربا والثانى يجوز لتساويهما فى الحال فإذا قلنا لا يجوز فطريقها أن يجعل اللحم وشبهه قسمين ثم يبيع أحدهما صاحبه نصيبه من أحد القسمين بدرهم مثلا ثم يبيع الآخر نصيبه من القسم الآخر لصاحبه بذلك الدرهم الذى له عليه فيحصل لكل واحد منهما قسم بكماله ولها طرق غير هذا لا حاجة إلى الإطالة بها هنا والله أعلم(شرح النووى، ج۲،ص ۱۳۹ ،كتاب الايمان ،باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الحج والهجرة)

قال أصحابنا وإذا اشترك جماعة فى بدنة أو بقرة وأرادوا القسمة فطريقان (أحدهما)القطع بجواز القسمة للضرورة وهذا قول ابن القاص صاحب التلخيص (والثانى) وهو المذهب وبه قال جماهير الأصحاب إنه يبنى على أن القسمة بيع أو فرز النصيبين وفيها قولان مشهوران (الأصح) فى قسمة الأجزاء كاللحم وغيره أنها فرز النصيبين(المجموع شرح المهذب، ج۸،ص ۴۲۲،باب الأضحية)

(ولهم القسمة) أى قسمة اللحم بناء على أن قسمته كسائر المتشابهات إفراز كما اقتضاه كلام الأصل هنا وصرح بتصحيحه فى المجموع(أسنى المطالب فى شرح روض الطالب،لزكريا بن محمد بن زكريا الأنصارى، ج ۱ ،ص۵۳۷، كتاب الضحايا)

قوله (إنها إفراز) جزم به المغنى والنهاية عبارتهما ولهم قسمة اللحم لأن قسمته قسمة إفراز اه وزاد الأول على الأصح كما فى المجموع اه(حواشى الشروانى على تحفة المحتاج بشرح المنهاج،لعبد الحميد الشروانى، ج۹،ص ۳۴۹،فصل فيما يملك به الصيد)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور مالکیہ کے نزدیک گوشت کا اندازہ سے تولے بغیر تقسیم کرنا جائز ہے، البتہ کچھ مالکیہ کے نزدیک جب وزن کرنا دشوار ہو، تو صرف اس صورت میں ہی وزن کئے بغیر اندازہ سے تقسیم کرنا جائز ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابۂ کرام سے استفاضہ کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ وہ آپس میں گوشت کو اندازہ سے تقسیم کیا کرتے تھے اور یہ تقسیم کرنا، یا بیع ہے، یا بیع کے حکم میں ہے، لیکن ضرورت اور عذر کی وجہ سے وزن کرنا معاف ہوجاتا ہے۔ [1]

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے علاوہ دیگر فقہاء کرام کے نزدیک جانور کے شرکاء کا گوشت کو تقسیم کرنا، افراز یا ضرورت کی وجہ سے جائز ہے اور اندازہ کے ساتھ بھی تقسیم کرنا جائز ہے، ربا میں داخل نہیں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ قوله (وفى شرح المهذب) عبارة النهاية فى المجموع قوله لم تجز القسمة الخ فيه توقف إذ الظاهر ان لحم البدنة أو البقرة من المتشابهات فقسمته بالأجزاء ثم رأيته قال فى باب الأضحية ما نصه ثم يقتسمون اللحم بناء على إنها إفراز وهو ما صححه فى المجموع وعلى إنها بيع يمتنع القسمة اه وعبارة المغنى والنهاية هناک ولهم قسمة اللحم لأن قسمته قسمة إفراز اه(حواشى الشروانى على تحفة المحتاج بشرح المنهاج، لعبد الحميد الشروانى، ج١٠، ص٢٠٧، باب القسمة)

وأجاز الشافعية هذا الاشتراک، وللشرکاء قسمة اللحم، لأنها قسمة إفراز على الأصح(الفِقْهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ، ج٤، ص٢٧١٣، الباب الثامن، الفصل الأول، المبحث الثانى، المطلب الثالث)

[1] مالکیہ کے نزدیک اضحیۂ واحدہ میں شرکت فی الملک جائز نہیں، جس کی وجہ بعض نے یہ قرار دی ہے کہ تقسیم حکماً بیع ہوگی، اور نُسک کی بیع جائز نہیں، اور اوپر متن میں درج شدہ، حکم غیر اضحیہ جانور میں شریک لوگوں کا ہے۔

يجوز قسمة اللحم على التحرى وكذلک بيعه، ومن أصحابنا من يطلق ذلک ومنهم من يشترط فيه تعذر الموازين(المعونة على مذهب عالم المدينة الإمام مالک بن أنس، لعبد الوهاب، المالكى، ص٩٦٧، كتاب البيوع، فصل فى قسمة وبيع اللحم على التحرى)

فدليلنا أن النقل مستفيض عن الصحابة أنهم كانوا يقتسمون اللحوم على التحرى .والقسمة إما بيع أو فى حكم البيع، كل واحد من المقتسمين،، حظه بخظ أخيه .ولأن الحزر فى الشرع قد جعل طريقاً إلى جواز البيع فيما شرط فيه الكيل والوزن عند تعذرهما، كالزكاة والعرايا فكذلک فى مسألتنا للضرورة، وهى أن الموازين تتعذر وتشق، فلو قلنا إنهم لا يقسمون اللحم فى الأسفار إلا بميزان كشف ذلک وأدى إلى ضياعه، وإلى فوات الانتفاع به، فجاز لهذه الضرورة اقتسامه على التحرى(الإشراف على نكت مسائل الخلاف، للقاضى عبد الوهاب، البغدادى المالكى، ج٢، ص٥٣٥، كتاب البيوع)

www.idaraghufran.org

علامہ انور شاہ کشمیری کی رائے

حنفیہ میں سے علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی رائے بھی یہ ہے کہ قربانی کے شرکاء کا باہمی رضامندی کے ساتھ وزن کیے بغیر گوشت کو تقسیم کرنا جائز ہے، بشرطیکہ دلی رضامندی کے ساتھ ایسا کیا جائے، اور آپس میں نزاع کا بھی احتمال نہ ہو۔

اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان فرمائی ہے کہ قربانی کے گوشت کا باہمی رضامندی سے وزن کیے بغیر تقسیم کرنا مبادلہ و معاوضہ یا بیع کے قبیل سے نہیں، بلکہ تسامح و اباحت اور تعامل و مواساۃ کے قبیل سے ہے، یہی وجہ ہے کہ عرفِ عام میں بھی اس کو معاوضہ و بیع نہیں سمجھا جاتا، اور گوشت کی اندازہ سے تقسیم کی ممانعت کی وجہ شرکاء میں نزاع کا خوف ہے، اور جب یہ خوف نہ پایا جائے، تو پھر جائز ہونے میں شبہ نہیں، اور اگر خوشدلی کے فقدان یا نزاع کا خدشہ ہو، تو پھر وزن کیے بغیر جائز نہیں۔

علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے نزدیک باہمی رضامندی سے تولے بغیر گوشت تقسیم کرنے کے جائز ہونے کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جس میں چند شرکاء اپنا اپنا کھانا ایک ساتھ جمع کر کے کھائیں، تو اس میں شرکاء کو کمی وبیشی کے ساتھ کھانا جائز ہوتا ہے، جس کو ''نہد'' کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ معاوضات کے قبیل سے نہیں، بلکہ تسامح اور تعامل اور اباحت و مواسات کے قبیل سے ہے۔ [1]

---

[1] ذهب البخارى إلى جواز قسمة المكيلات والموزونات فى النهد مجازفة. والنهد أن ينثر الرفقة زادهم على سفرة واحدة ليأكلوا جميعا، بدون تقسيم، ففيه شركة أولا، وتقسيم آخرا، ولا ريب أنه تقسيم على المجازفة لا غير، مع التفاوت فى الأكل وهذه الترجمة إحدى الترجمتين اللتين حكم عليهما ابن بطال أنهما خلاف الإجماع؛ فإن المكيلات والموزونات من الأموال الربوية، والمجازفة فيها تؤدى إلى الربا، وقد مر معنا الجواب، أنها ليست من باب المعاوضات التى تجرى فيها المماكسة، أو تدخل تحت الحكم، وإنما هى من باب التسامح، والتعامل؛ وكيف تكون ضيق على نفسه، فأدخل مسألة الديانات فى الحكم، فأشكل عليه الأمر.

قوله: (كذلك مجازفة الذهب والفضة) ... الخ، تدرج من الطعام إلى الأموال الربوية؛ ولا بأس بالمجازفة فيها أيضا ما لم تكن من باب المعاوضات، والبياعات، وكانت على التسامح كالأمور البينة.................................

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

وزن کیے بغیر گوشت کو تقسیم کرنے کی حدیث

جانور میں ایک سے زیادہ شرکاء کے ہونے کی صورت میں گوشت کو تولے بغیر تقسیم کرنے کو جائز قرار دینے والوں کے قول کی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ، فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ (مسلم)[1]

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر (ہمارے درمیان مشترکہ مملوکہ) اونٹ کو ذبح کیا جاتا تھا، پھر اس کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا، پھر اس کو پکایا جاتا تھا، پھر ہم پکے ہوئے گوشت کو سورج غروب ہونے سے پہلے کھایا کرتے تھے (مسلم، بخاری)

یہ اونٹ قربانی کے علاوہ عام مشترکہ مملوکہ ہوتا تھا، لیکن گوشت مشترکہ ملکیت ہونے کے باوجود آپس میں وزن کر کے تقسیم نہیں کیا جاتا تھا، اور قربانی کے جانور کا گوشت بھی مشترکہ ہونے کی صورت میں یہی حکم رکھتا ہے، لہٰذا اس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔

چنانچہ مذکورہ حدیث کی شرح میں علامہ ابن بطال نے فرمایا کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

واعلم أن ما فی فقه الحنفية من أن رجالا إذا اشتركوا فی أضحية، ينبغی أن يحذروا من المجازفة فی القسمة، وعليهم أن يقسموا اللحم وزنا .أقول من عند نفسی :وذلک عند مخافة النزاع، وإلا جازت المجازفة أيضا، فإنی جربت أن المجازفة قد سرت فی غير واحد من المواضع عند المسامحة، وإنما القواعد عند ظهور النزاع (فيض البارى على صحيح البخارى، ج۴، ص۴، كتاب الشركة، باب الشركة فی الطعام والنهد والعروض)

[1] رقم الحديث ۶۲۵ "۱۹۸"، باب استحباب التبكير بالعصر، صحيح البخارى، رقم الحديث ۲۴۸۵، كتاب الشركة، باب الشركة فی الطعام والنهد والعروض.

www.idaraghufran.org

اس حدیث سے گوشت کو بغیر تولے تقسیم کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ بابِ معروف سے تعلق رکھتا ہے، جو کہ کھانے پینے کے لئے وضع کیا گیا ہے''۔ انتھٰی۔ [1]

یہی بات علامہ ابن ملقن شافعی نے بھی فرمائی ہے۔ [2]

اور علامہ عینی نے بھی بخاری کی شرح میں یہی بات فرمائی ہے، بلکہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ:

''یہ ربا کے باب سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ اباحت کے باب سے تعلق رکھتا ہے''۔

انتھٰی۔ [3]

---

[1] وفی حديث رافع :قسمة اللحم بالتحرى بغير ميزان؛ لأن ذلک من باب المعروف، وهو موضوع للأكل(شرح صحيح البخارى لابن بطال،ج٧،ص٧،كتاب الشركة،باب الشركة فى الطعام والنهد والعروض)

[2] وفی حديث رافع :قسمة اللحم بالتجزیء بغير ميزان؛ لأنه من باب المعروف وهو موضوع للأكل(التوضيح لشرح الجامع الصحيح،لابن الملقن الشافعی،ج١٦،ص٥٣،كتاب الشركة،باب الشركة فى الطعام والنهد والعروض)

[3] النهد إخراج القوم نفقاتهم على قدر عدد الرفقة، يقال :تناهدوا، وقد ناهد بعضهم بعضا. وفى (المحكم) : النهد العون، وطرح نهده مع القوم أعانهم وخارجهم، وقد تناهدوا أى :تخارجوا، يكون ذلک فى الطعام والشراب، وقيل :النهد إخراج الرفقاء النفقة فى السفر وخلطها، ويسمى بالمخارجة، وذلک جائز فى جنس واحد وفى الأجناس، وإن تفاوتوا فى الأكل، وليس هذا من الربا فى شیء، وإنما هو من باب الإباحة(عمدة القارى شرح صحيح البخارى،ج١٣،ص٤٠،كتاب الشركة،باب الشركة فى الطعام والنهد والعروض)

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله :(فيقسم عشر قسم) فإن فيه جمع الأنصباء مما يوزن مجازفة......

قوله :(عشر قسم) بكسر القاف وفتح السين :جمع قسمة .قوله :(لحما نضيجا) ، بفتح النون وكسر الضاد المعجمة وفى آخره جيم أى :مستويا .وقال ابن الأثير :النضيج المطبوخ، فعيل بمعنى مفعول.

وفيه :قسمة اللحم من غير ميزان لأنه من باب المعروف، وهو موضوع للأكل............

وليس المراد بالقسمة هنا القسمة المعروفة عند الفقهاء ، وإنما المراد هنا إباحة بعضهم بعضا بموجوده .وفيه :فضيلة الإيثار والمواساة .وقال بعضهم :وفيه :جواز هبة المجهول .قلت :ليس شیء فى الحديث يدل على هذا، وليس فيه إلا مواساة بعضهم بعضا والإباحة، وهذا لا يسمى هبة، لأن الهبة تمليک المال، والتمليک غير الإباحة، وأيضا :الهبة لا تكون إلا بالإيجاب والقبول لقيام العقد بهما، ولا بد فيها من القبض عند جمهور العلماء من التابعين وغيرهم، ولا يجوز فيما يقسم إلا محوزة مقسومة كما عرف فى موضعها(عمدة القارى شرح صحيح البخارى،ج١٣،ص٤٤،كتاب الشركة،باب الشركة فى الطعام والنهد والعروض)

اس سے معلوم ہوا کہ مشترکہ مملوکہ جانور کے شرکاء کا گوشت کو تولے بغیر تقسیم کرنا جبکہ کھانا پینا مقصود ہو، جیسا کہ قربانی کے جانور میں بھی یہی مقصود ہوتا ہے، اس کا جواز حدیث سے ثابت ہے، اور اس کو عام ربا اور بیع وشراء والے معاملات سے جداگانہ حکم حاصل ہے۔

مشاع چیز کے افراز سے پہلے ہبہ کا حکم

جہاں تک قابلِ تقسیم مشاع چیز کے ہبہ کا تعلق ہے، تو وہ حنفیہ کے علاوہ دیگر جمہور فقہاء کرام کے نزدیک جائز ہے۔ [1]

اس سلسلہ میں علامہ انور شاہ کشمیری کی رائے

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ قابلِ تقسیم مشاع چیز کے ہبہ کے ناجائز ہونے کی وجہ، اس کا مفضی الی النزاع ہونا ہے، پس جہاں یہ وجہ نہ پائی جاتی ہو، وہاں مشاع چیز کا ہبہ جائز ہے۔

لہٰذا اگر قربانی کے جانور کا شریک اپنا حصہ تول کر الگ کئے بغیر دلی رضامندی کے ساتھ کسی دوسرے شریک کو اپنے حصہ سے زیادہ دینا چاہے اور اس میں نزاع کا بھی احتمال نہ ہو، تو

---

[1] هبة المشاع سائغة عند جماهير أهل العلم بإطلاق :كما قرره المالكية والشافعية والحنابلة.

والحنفية على أن هبة المشاع لا تجوز -بمعنى عدم إثبات ملك ناجز -فالهبة صحيحة، ولكن يتوقف الملك على الإفراز ثم التسليم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٦، ص٢٣، ماده، الشركة)

ذهب جمهور الفقهاء :إلى جواز هبة المشاع سواء في ذلك ما أمكن قسمته، وما لم يمكن قسمته، وسواء وهبه لشريكه أو لغيره .

وقال الحنفية :لا يجوز هبة مشاع شيوعا مقارنا للعقد فيما ينقسم ولأنه ما من جزء من أجزاء المشاع إلا وللشريك فيه ملك، فلا تصح هبته؛ لأن القبض الكامل غير ممكن، وقيل يجوز هبته لشريكه .أما إذا كان المشاع غير قابل للقسمة، بحيث لا يبقى منتفعا به إذا قسم تجوز هبته(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٦، ص٢٩١، مادة "شيوع")

www.idaraghufran.org

وہ جائز ہوگا۔ [1]

معلوم ہوا کہ اکثر مشائخِ حنفیہ کے نزدیک تو قربانی کے جانور کے شرکاء کا گوشت تولے بغیر اور کمی زیادتی کے ساتھ تقسیم کرنا جائز نہیں، لیکن بعض حنفیہ اور حنفیہ کے علاوہ دیگر فقہائے کرام کے نزدیک مشترکہ مملوکہ جانور کے گوشت کو تولے بغیر اور دلی رضا مندی کے ساتھ کمی وبیشی کے ساتھ تقسیم کرنے کی گنجائش پائی جاتی ہے، جبکہ نزاع کا احتمال نہ ہو، اور ان کے نزدیک اس کو حرام، یا ربا اور گناہ قرار دینا درست نہیں۔

خلاصہ

ہمارے نزدیک مذکورہ تمام بحث کے بعد خلاصہ یہ ہے کہ احتیاط تو اسی میں ہے کہ جب قربانی کے شرکاء ایسے افراد ہوں کہ ان کا کھانا پینا الگ الگ ہو، ان کو قربانی کا گوشت صحیح صحیح طریقہ پر وزن کر کے تقسیم کرنا چاہیے، اور اگر اس میں مشکل ہو، تو حصوں میں کلیجی، پائے اور سری وغیرہ کے ٹکڑے شامل کر لیے جائیں، پھر تولے بغیر اندازہ سے تقسیم کرنے میں حنفیہ کے نزدیک بھی حرج نہیں۔

اور اگر شرکاء باہمی رضامندی اور خوشدلی کے ساتھ تولے بغیر اندازہ سے تقسیم کرنا چاہیں، یا ایک دوسرے سے کم یا زیادہ مقدار میں لینا دینا چاہیں، اور نزاع کا بھی احتمال نہ ہو، تو اگرچہ

---

[1] واعلم أنه يشترط لصحة الهبة عندنا أن لا يكون مشاعا، وذلك لأن القبض من تمام الهبة، وهو ضعيف في المشاع .ثم إن كان الواهب واحدا، والموهوب له جماعة، فهو مشاع عند الإمام الأعظم .وقال صاحباه :أنه ليس بمشاع .وإن كان الواهب جماعة، والموهوب له واحدا، فلا شيوع عند الإمام .وأما البخاري فذهب إلى هدر الشيوع .ولم يره شيئا، فتصح عنده هبة المشاع أيضا.

قلت :والذي تبين لي أن توسيع البخاري، وتضييق الحنفية، كلاهما ليس بمرضي للشارع، فإن رفع الشيوع الإبهام مطلوب عنده البتة، أما إنه في أي مرتبة، فلينظر فيه، فليس نسقه إلى هدره، كما زعمه البخاري، ولا العض به، كما قاله الحنفية، والذي أراه أن النهي عنه لكونه مفضيا إلى النزاع، وكل أمر يكون النهي عنه كذلك، لا يشدد فيه الشارع بنفسه، بل ربما يغمض عنه أيضا، فلا ينبغي التشدد فيه(فيض الباري على صحيح البخاري، ج۴، ص۵۷، كتاب الهبة، باب هبة الواحد للجماعة)

www.idaraghufran.org

حنفیہ کے مشہور قول کے مطابق اس کی گنجائش نہیں، لیکن متعدد فقہائے کرام کے نزدیک اس کی گنجائش پائی جاتی ہے، اور اس کو حرام یا ربا قرار دینا بظاہر مشکل ہے، کیونکہ اولاً تو قربانی کے گوشت کے اس طرح تقسیم کرنے کا مقصد کھانا ہے، جو بابِ معروف سے تعلق رکھتا ہے۔ [1]

دوسرے یہاں بیع مقصود نہیں، تیسرے قربانی کے گوشت کی بیع جائز بھی نہیں، چوتھے بعض حنفیہ اور حنفیہ کے علاوہ جمہور فقہائے کرام بھی اس کے قائل ہیں، اگرچہ اس کے جواز کی علت ان کے نزدیک الگ الگ ہو، پانچویں بعض احادیث بھی اس کی مؤید ہیں۔

ہمارا اپنا ذاتی رجحان بوقتِ ضرورت اس قول پر عمل کرنے اور فتویٰ دینے کی طرف ہوا۔

اور جو بعض اہلِ علم اس موقع پر جواز کے قول پر عمل وفتوے کو اصولِ افتاء کے خلاف قرار دیتے ہیں، ہمیں غور وفکر کرنے سے ان کے اصولِ افتاء سے بھی اتفاق نہ ہوا، کسی کے قول کو اصول کا درجہ دینا اور اس کے مقابلے میں دوسرے قول کی تردید کے درپے ہونا، دراصل موجودہ زمانے کے تشدد کی قبیل سے ہے۔

فقط

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان خان

24/ ذوالحجہ/1437ھ 27/ ستمبر/2016ء بروز منگل

ادارہ غفران، راولپنڈی

---

[1] جیسا کہ آج کل چند افراد پیسے جمع کر کے کوئی کھانے پینے کی مشترکہ چیز خریدتے ہیں اور پھر مل جل کر کھاتے ہیں، بعض اوقات ہر شریک، الگ برتن میں لے کر بھی کھاتا ہے۔ محمد رضوان۔

www.idaraghufran.org